تعارف و تبصرہ

درس حدیث (پانچ صد منتخب احادیث مع ترجمہ و تشریح)

تالیف : ادارۂ اصلاح و تبلیغ کی طرف سے مقررہ بورڈ ۔

صفحات : ۵۱۰، کاغذ لکھائی چھپائی درمیانہ، مجلد ۔

قیمت : بارہ روپیے ۔

ملنے کا پتہ : مسلم اکاڈمی ۱۸ - ۲۹، محمد نگر، لاہور ۔

ادارہ اصلاح و تبلیغ لاہور نے سنہ ۱۹۵۵ء سے سنہ ۱۹۶۵ء تک پندرہ روزہ درس قرآن شائع کیا تھا اس کے ہر شمارے میں آخری دو صفحے درس حدیث کے لئے وقف تھے، زیر تبصرہ کتاب انہی درس حدیث کا مجموعہ ہے ۔ ہر صفحہ پر پہلے ایک حدیث عربی میں نقل کی گئی ہے پھر اسکا اردو ترجمہ لکھا گیا ہے پھر اس کا حوالہ دینے کے بعد اس کی تشریح کی گئی ہے ۔

اس کام کے لئے ادارۂ اصلاح و تبلیغ نے مولانا خواجہ عبدالحی فاروقی (مرحوم) مولانا حافظ مرغوب احمد ۔ حاجی عبدالواحد اور حافظ نذر احمد صاحبان پر مشتمل ایک بورڈ مقرر کردیا تھا آخر میں جب یہ دروس حدیث کتابی شکل میں شائع کئے گئے تو نظر ثانی کا کام حافظ نذر احمد صاحب کے سپرد کیا گیا ۔

اس مجموعہ میں صلوۃ و زکوۃ و صوم و حج سے متعلق فقہی تفاصیل تو نہیں ملیں گی لیکن معاشرہ میں ان ارکان اربعہ سے جو خوبیاں پیدا ہوتی ہیں ان کو بہت سلجھے ہوئے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق حسنہ کا اعلی نمونہ تھے یہ کتاب زندگی کے مختلف گوشوں میں آپ کے اسوہ حسنہ پر روشنی ڈالنے کی مبارک کوشش ہے۔ بیشتر مندرج احادیث

مشکوۃ المصابیح سے ماخوذ ھیں عربی عبارتوں میں جابجا ۔کتابت کا معمولی سہو ھے تاھم کتاب کی افادیت میں اس سے کوئی قابل ذکر کمی محسوس نہیں ھوگی کیونکہ قارئین کی اکثریت اردو خواں ھے ۔

تیز رفتار ترقی پذیر علمی معیار پر کسی کلام کو صحیح ثابت کرکے اس کی ایسی تشریح کرنا جو آج کے ذھن کو مطمئن کردے نہایت نازک اور مشکل کام ھے اس کٹھن مرحلہ میں عقلی تفاوت کی وجہ سے اختلافات کا ظہور ناگزیر ھے ۔ ایک عقل جو ابھی گھٹنوں چل رھی ھے اور دوسری جو سمندروں کی غواصی اور اس کی تہوں میں چھان بین کررھی ھے دونوں کے لئے ایک تاویل کافی نہیں ھوگی تاھم گھٹنوں چلنے والی عقل کے لئے بڑھنے اور پھلنے پھولنے کا سامان مہیا نہ کرنا بڑا ظلم ھوگا ۔

صفحہ ۲۸ پر ” شرالامور محدثاتھا و کل بدعة ضلالة کا ترجمہ یوں دیا گیا ھے ”اور بدترین چیزیں وہ ھیں جو نئی نکلی ھوئی ھیں اور جو بدعت ھے گمراھی ھے،، ۔ اسی صفحہ پر تشریح میں ھے :

”آپ نے فرمایا کہ بدترین چیز وہ ھے جو نئی نکلی ھوئی ھے یہ بدعت اور گمراھی ھے یہاں یہ واضح کیا گیا ھے کہ ھر بدعت گمراھی ھے ۔ بعض لوگ بدعت کی دو قسمیں بیان کرتے ھیں اچھی اور بری حالانکہ جس عمل کا بہتر ھونا ثابت ھوجائے وہ بدعت رھتا ھی نہیں بلکہ اس سے لغوی بدعت مراد ھے کیونکہ بدعت دو قسم کی ھے ایک شرعی اور دوسری لغوی، شرعی بدعت سے مراد وہ نیا کام ھے جس کے ثبوت پر شرعی دلیل نہ ھو اور لغوی بدعت ھر نئے کام کو کہتے ھیں جو ھر روز ھوتے رھتے ھیں ،،

اقتباس بالا میں پہلے تو بدعت کی دو قسموں کی تردید کی گئی ھے اور یہ بتانے کی کوشش کی گئی ھے کہ بدعت بری ھی ھوتی ھے اچھی نہیں ھوتی لیکن آخر میں خود بدعت کی دو قسمیں مان لی ھیں ایک شرعی جو بری

ہوتی ہے اور دوسری لغوی جو ہر نئے کام کو کہتے ہیں جس میں برائی بھلائی دونوں کا احتمال ہے۔

اسی صفحہ پر آخری دو سطریں اس طرح ہیں :

”کتاب اللہ اور سنت رسول اللہصؐ کے علاوہ اور ان کی تعلیمات کے منافی جو نیا کام بھی ہوگا وہ بدعت کہلائےگا یعنی دین کے نام پر اگر کوئی شخص کوئی نئی بات دین میں داخل کرنے کی کوشش کرے گا وہ بدعت ہوگی اور بدعت گمراہی ہوتی ہے“

ہمارے خیال میں مذکورہ بالا عبارت سے بدعت پر قدرے روشنی پڑتی ہے۔ دراصل ”بدعت“ دینی اصطلاح ہے۔ اب جب بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے تو اس سے نہ نئی ایجادات مراد ہوتی ہیں نہ نئے کام نہ نئی باتیں، تکمیل دین کے بعد جو کچھ دین میں اضافہ کیا جائے اور اسے دینی فریضہ قرار دے دیا جائے ”بدعت“ ہوتا ہے۔ بالعموم بدعت برا کام نہیں ہوتی کیونکہ برا کام تو ویسے ہی لوگوں کی نظروں میں ناپسندیدہ اور حرام ہوتا ہے، چوری بدمعاشی فحاشی بدعت نہیں کہلاتیں، بدعت وہ نیک کام ہوتا ہے جسے انسان اپنے طور پر دینی حیثیت دے کر اسے اپنے اور دوسروں کے لئے لازم قرار دیدیتاہے اور دین میں اس کی کوئی سند نہیں ملتی۔ اگر کوئی نیک کام رضاکارانہ انفرادی طور پر کیا جائے اور اسے دینی حیثیت نہ دی جائے دوسروں پر اس کی انجام دہی لازم نہ قرار دی جائے تو وہ بدعت نہیں بنے گا۔

صفحہ ۲۰۷ پر ”وعدے کا پاس“ کے تحت حدیث کے الفاظ ”فذکرت بعد ثلاث فاذا ھو فی مکانه فقال لقد شققت علی أنا ھھنا منذ ثلاث انتظرك“ کا ترجمہ یوں دیا گیا ہے :

”جب یاد آیا تو تین دن گزر چکے تھے میں گیا تو دیکھا آپ اسی جگہ

پر بیٹھے ہوئے تھے مجھے دیکھ کر فرمایا تم نے مجھ پر بڑا بھاری بوجھ ڈال دیا میں تین دن سے یہیں تمہارا انتظار کر رہا ہوں،، ۔

ممکن ہے یہ کسی ایسے میلہ یا منڈی کا واقعہ ہو جہاں کئی دن تاجر ٹھہرتے ہیں، ورنہ تین دن تک کسی غیر رہائشی جگہ پر ٹھہر کر انتظار کرتے رہنا عادۃً اور اصولاً سمجھ میں آنے والی بات نہیں یا پھر آپ کا یہ قول ایسا ہی ہے جیسے بازار میں خرید و فروخت کرنے والا ایک تاجر کسی وعدہ پر نہ پہنچنے والے شخص سے کہے کہ وعدہ کے مطابق تین دن سے ہم تمہارا یہاں انتظار کرتے رہے ہیں اور اس سلسلہ میں ہمیں بہت زحمت اٹھانا پڑی ۔

تین دن کے بجائے تین گھڑیاں بھی مراد لی جاسکتی ہیں جو انتظار میں بہت گراں گزرتی ہیں عربی کے قاعدہ کے مطابق یہاں معدود مؤنث ہونا ضروری ہے جو ''ساعات،، بھی ہوسکتا ہے اور ''لیال،، بھی ۔

اگر کسی کو یہی اصرار ہو کہ آپ تین دن تک مسلسل اسی جگہ تشریف فرما رہے اور وہاں سے ادھر ادھر نہ گئے تو ہم اس کی تردید بھی نہیں کرنا چاہتے ہمارا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث کے معانی کا دوسرا رخ بھی واضح کردیں ۔

صفحہ ۴۰۲ پر ''جائداد کی محبت،، کے تحت نہایت خوش اسلوبی سے دولت کی محبت اور سرمایہ پرستی کے انجام بد سے متنبہ کیا گیا ہے آخری سطور بطور نمونہ ملاحظہ ہوں :

''یہ ٹھیک ہے کہ بظاہر ریاست زمینداری اور سرمایہ داری سے حدیث میں سختی کے ساتھ نہیں روکا گیا ہے لیکن کیا انسان میں اتنی سمجھ باقی نہیں کہ دنیا کی محبت کو ساری خرابیوں کی جڑ سمجھے اور اس اشارے کو سمجھ جائے کہ سرمایہ داری کا انسان کے لئے سرمایہ بربادی ہونا حدیث سے بالکل ظاہر ہے اور ٹھیکہ داری زمینداری سرمایہ‌داری غرض اس قسم کی تمام صورتوں

کی صاف صاف ممانعت نظر آرہی ہے اور شخصی اجارہ‌داریوں کو بھی یہی حدیث ہلا رہی ہے ......"

اس عبارت میں دنیا کی محبت جسے ساری خرابیوں کی جڑ بتایا جا رہا ہے اس کے بارے میں یہ توضیح ضروری ہے کہ وہ ایسی محبت ہوتی ہے جس میں انسان اللہ تعالی کی بتائی ہوئی حدود میں رہنے اور اللہ کا بندہ بننے کے بجائے خواہشات نفسانی اور ذاتی مفاد کا بندہ بن جاتا ہے، ورنہ دنیا اور اس میں انسانوں کے فائدہ کی جتنی چیزیں ہیں ان سے متوازن محبت رکھنا کوئی گناہ نہیں نہ اس سے فساد کا خطرہ باقی رہتا ہے، ہر محبت کو اللہ کی محبت کے تابع رکھنا ضروری ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: والذين آمنوا أشد حبا لله۔ (البقرة : ۱۶۵)

اس حدیث کی تشریح میں زمینداری، کرایہ خوری، رئیسی، سود خوری، محنت کے پھل عوام تک پہنچانے کے لئے درمیانی لوگوں کے دھندے، سبھی کو معاشرے کے لئے مضرت رساں اور اس لئے ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

کتاب کے اہم ابواب میں سے "اسلام اور مسلم، علم اور علماء، اسلامی معاشرہ، اخلاق حسنہ اور مال و دولت"، خاص طور پر قابل توجہ ہیں اس قسم کے پچاس سے زائد موضوعات ہیں جن کے تحت پانچ سو عنوانات قائم کرکے زندگی کے مختلف گوشوں پر اسلامی اخلاقیات کی ترجمانی کی گئی ہے۔

مجموعی طور پر کتاب طلبہ اور عام تعلیمیافتہ مسلمانوں کے لئے مفید ہے۔

(عبدالرحمن طاہر سورتی)

کتاب : مکمل اشاریہ تفسیر ماجدی

مرتب : حافظ نذر احمد پرنسپل شبلی کالج،

ناشر مسلم اکادمی - ۱۸ - ۲۹ محمد نگر علامہ اقبال روڈ، لاہور۔

قیمت : تین روپیہ۔

محترم مولانا عبدالماجد دریابادی کی شخصیت گرامی اور ان کی تفسیر

علمی حلقوں میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ مرتب نے موصوف کی تفسیر کے مضامین کو بسہولت قارئین تفسیر تک پہنچانے کے لئے بڑی محنت سے یہ اشاریہ تیار کرکے شائع کرایا ہے۔ جن حضرات کے پاس مولانا موصوف کی یہ تفسیر ہے یا جو مولانا کی تفسیر کے مضامین سے رہنمائی حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے یہ کوشش مفید ہوگی۔ خود مولانا عبدالماجد صاحب نے اس اشاریہ کے نمونہ کو بنظر استحسان دیکھ کر اس محنت پر ان کا شکریہ ادا کیا ہے۔

اگر مضامین بجائے عربی کے اردو میں لکھے جاتے تو ترجمہ و تفسیر پڑھنے والوں کو زیادہ مدد ملتی۔ کتاب بڑی تقطیع کے چوالیس صفحات پر مشتمل ہے۔

(عبدالرحمن طاہر سورتی)

عیسائیت کیا ہے : از مولانا محمد تقی عثمانی۔

شائع کردہ دارالاشاعت مولوی مسافر خانہ، کراچی-١

تعداد صفحات ١٩٢، بڑی تقطیع، مجلد مع گرد پوش

قیمت چھ روپیے پچھتر پیسے۔

دارالاشاعت کے علاوہ مندرجہ ذیل پتوں سے طلب کی جا سکتی ہے۔

ادارۃ المعارف، ڈاکخانہ دارالعلوم، کراچی-١٤

مکتبہ دارالعلوم، ڈاکخانہ دارالعلوم، کراچی-١٤

ادارۂ اسلامیات، نمبر ١٩٠، انارکلی، لاہور

ابتداءً یہ کتاب مولانا رحمت اللہ کیرانوی کی کتاب ''اظہارالحق'' کے اردو ترجمہ میں بطور مقدمہ شامل تھی بعد میں افادہ عام کی خاطر اسے الگ کتابی صورت میں شائع کردیا گیا ہے۔ اظہارالحق کے ترجمے کی دو جلدیں ''بائیبل سے قرآن تک'' کے نام سے پہلے شائع ہوچکی تھیں اس کی تیسری اور آخری جلد حال ہی میں مکتبہ دارالعلوم کراچی سے شائع ہوئی ہے۔ اس کا ترجمہ مولانا

اکبر علی صاحب نے کیا ھے اور شرح و تحقیق کا کام مولانا محمد تقی عثمانی نے انجام دیا ھے ۔

زیر تبصرہ کتاب میں عیسائی مذھب کے بنیادی افکار و نظریات اور عیسائیت کی اجمالی تاریخ سے بحث کی گئی ھے ۔ مصنف نے اپنی بحث میں تحقیق سے کام لیا ھے اور نتائج اخذ کرنے میں عدل و انصاف کے بنیادی تقاضوں کو ملحوظ رکھا ھے ۔ بقول مفتی محمد شفیع صاحب اس میں عیسائیت کی اصل حقیقت خود عیسائیوں کی مسلمہ قدیم و جدید کتابوں سے پیش کی گئی ھے ۔ فاضل مصنف نے بھی کتاب کی ابتدائی سطور میں اس امر کی تصریح کردی ھے :

> ھمارے نزدیک کسی مذھب کو سمجھنے کا صحیح طریقہ یہ ھے کہ اسے براہ راست اھل مذھب سے سمجھا جائے ۔ اس لئے ھم کوشش کریں گے کہ کوئی بات خود عیسائی علماء کے حوالے کے بغیر عیسائیت کی طرف منسوب نہ کریں ۔

یہ حقیقت ھے کہ اس کتاب میں عیسائیت کے متعلق جو کچھ کہا گیا ھے وہ تمام تر عیسائی مذھب کی کتابوں سے ماخوذ ھے یا خود عیسائی علماء کے اعترافات ھیں ۔ مصنف نے اپنی طرف سے کچھ کہنے کی بجائے یہ طریقہ اختیار کرکے بے لاگ حقیقت پسندی کا ثبوت دیا ھے ۔ اسلام کے باب میں عیسائی مصنفین کا رویہ بالعموم اس کے برعکس ھوتا ھے ۔ وہ اسلام کے متعلق یا اس کے پیغمبر کی نسبت ایسی باتیں لکھتے ھیں جو بے بنیاد ھوتی ھیں اور مستند مآخذ کی طرف رجوع کئے بغیر ھی لکھ دی جاتی ھیں ۔

اس کتاب کے دو باب ھیں (۱) عیسائیت کیا ھے (۲) عیسائیت کا بانی کون ھے ۔ آخری صفحات میں ''انجیل برناباس،، کے عنوان سے جو تحریر ھے وہ بھی دراصل مولانا کیرانوی کی کتاب پر عثمانی صاحب کا ایک حاشیہ ھے جو اپنے مندرجات اور حجم کے اعتبار سے بلا شبہ ایک مضمون کے برابر ھے ۔

(شرف الدین اصلاحی)

•